بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۴ ماہ امان۔ آج ½ ۱۰ بجے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو صبح کے وقت سر درد اور انتڑیوں میں خراش کی تکلیف تھی مگر دن میں طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دُعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو داڑھ کے درد میں تخفیف ہے۔ دو دانت نکلوا دیئے گئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

قادیان ۱۴ ماہ امان۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ گذشتہ شب لاہور سے

جلد ۳۲ | ۱۶ ماہ امان ۱۳۲۳ ھش | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۳ ھ | ۱۶ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۶۳

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی اور مصلح موعود کی بشارت

(۱)

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مطابق یہ عید کا دن ہمیں نصیب ہوا۔ کہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود مبارک میں اس بشارت کو پورا ہوتا ہم نے اپنی آنکھوں دیکھ لیا۔ سوائے وے لوگو جو صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہو۔ آج سب مل کر عید مناؤ۔ اور خوشی سے اچھلو اور سب مل کر اس سلامتی کے شاہزادے کے لئے یہ آواز بلند کرو۔ مبارک بر تو اے مرد مبارک سلامت بر تو اے مرد سلامت۔ کرامت بر تو اے مرد کرامت

یادگار زمانہ

مصلح موعود کا زمانہ بھی دنیا جہان کی تاریخ میں ہمیشہ ایک یادگار زمانہ رہے گا۔ یہی زمانہ ہے جب دنیا کی مذہبی و سیاسی حالت میں یکایک ایک انقلاب عظیم رونما ہوا اور جماعت احمدیہ میں جو تبدیلی بتدریج پیدا ہوسکتی تھی۔ وہ چند برسوں کے اندر ہی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام، قوم میں پیدا ہوگئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سب سے بڑی خصوصیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر ہونا ہے۔ اور اسی وصف نے آپ کے اندر وہ مقبولیت و عزت بخش دی ہے۔ جو کسی کو بھی آپ کے مقابل میں کبھی نصیب نہیں ہوسکتی۔ حسن و احسان کے علاوہ معارف و حقائق اور مطالب تک ہر بات میں آپ اپنی راہ سب سے بالا اور بے نظیر ہی رکھتے ہیں۔

تعجب اور حیرت

اس پیشگوئی کے ظہور نے دنیا و جہان کو تعجب اور حیرت میں ڈال دیا ہے۔ احمدی جماعت کے لئے تو یہ کسی طرح بھی تعجب کی جا نہیں۔ ہاں جن لوگوں کو حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا پورا ہونا کسی طرح بھی نہیں بھاتا۔ ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی میں بھی شک ہوسکتا ہے ان سے احمدیت کی پابندی کی کیا امید کی جاسکتی ہے۔ زبان سے اگرچہ ہمیشہ کہا جاتا تھا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو پوری نہیں ہوئی۔ اور کوئی ایسا الہام نہیں، جو سچا نہیں ہوا۔ لیکن جو لوگ مصلح موعود کے ظہور کی پیشگوئی کے متعلق باتیں بنا رہے ہیں ان کا یہ دعوےٰ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام الہامات کو سچا مانتے ہیں۔

نشان رحمت

جب اس نشان رحمت کا ایمان افروز اعلان ہوا۔ اور پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی کا نظارہ سامنے آگیا۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا:-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی"۔

تو اب جب کہ خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ اور اس کا ظہور بھی ہمارے سامنے ہوگیا۔ تو ہمارے لئے یہ اتنی بڑی خوشی کا مقام ہے۔ کہ ہم جس قدر بھی سجدات شکر بجالائیں کم ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک زبردست پیشگوئی پوری ہوئی۔ پس جس وجود مبارک و محمود میں خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ ہم اس کی قدر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہم سب جھک جائیں۔ اور اس کی حمد و ثنا اور تسبیح اور استغفار میں لگ جائیں۔ اور حضور نبی کریم محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بے شمار درود و سلام بھیجیں۔ جن کی امت میں ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے عالی شان وجود کے ذریعہ اس عالی شان رسول کے طفیل یہ خوشخبریاں ہمیں ملیں۔ پس ہم سجدات شکر بجالائیں۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ تا وہ ہمارے گناہوں کو بخشے۔ ہمیں نیکوکار پاکباز اور راستباز بنائے۔ اسلام کا بول بالا کرے۔ اور اس مبارک اور محمود وجود کے ذریعہ مسلمانوں کو وہ قوت ایمانی اور طاقت عرفانی بخشے۔ کہ وہ قرآن کو لے کر دنیا جہان میں تبلیغ کے لئے نکل جائیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک کہ ساری دنیا کو مسلمان نہ بنا لیں۔

کچھ شک نہیں۔ کہ اس نور کا ظہور ہم میں ہوا ہے۔ جس کے ہم میں ہونے کا وعدہ اس نے آپ فرمایا تھا۔ اور خدا نے اس مبارک اور محمود وجود کو آپ منتخب فرمایا۔ اور اس نے اپنی رضامندی کے عطر سے اسے ممسوح فرمایا۔ اس میں اپنی روح اور اپنا کلام ڈالا۔ اسے اپنے قرب کا درجہ بخشا۔ اور اپنا سایہ اس کے سر پر کیا۔ وہ جلد جلد بڑھا۔ اور گناہ گاروں کی رستگاری کا موجب ہوا۔ زمین کے کناروں تک اس نے شہرت پائی۔ اور اتنی بڑی مخلوق کی اس نے راہنمائی کی۔ جس نے اس سے بہت بڑی برکت پائی۔ پس دُنیا جہان میں اس کا نام ہی محمود ہوا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

عظیم الشان آسمانی نشان

زندہ خدا کے زندہ کلام کا ہر زمانہ میں نزول اس پیشگوئی کے ظہور سے ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک عظیم الشان آسمانی نشان ہے۔ اور یقیناً حضور کے اور بھی ہزاروں نشان ہیں جو اس وقت تک پورے ہوچکے ہیں۔ لیکن نشان ظہور مصلح موعود اور حضور مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے دوسرے نشانوں میں بہت بھاری فرق ہے۔ اس نشان کے متعلق حضور سیدنا

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

مسیح موعود علیہ السلام خاص اہتمام سے چالیس دن تک قادیان سے باہر ہوشیار پور میں تمام دنیا سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور رات دن تضرعات دعاؤں اور ذکر الٰہی میں ایسے معروف رہے۔ کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاص رحمت کا نشان حضور کو عطا فرمایا۔ دوسرے نشان بھی بیشک شاندار ہیں لیکن اس نشان کے نتائج ایسے واضح اور برتر ہیں۔ کہ ان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ظہور مصلح موعود کا نشان اپنی عظمت کے لحاظ سے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اس اشتہار کو جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع فرمایا۔ اس کے الفاظ ایسے شاندار ہیں۔ کہ جس انسان کے اوصاف و کمالات و کارنامے اس میں بیان کئے گئے ہیں وہ کوئی معمولی انسان نہیں ہو سکتا۔ یہ امر کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے حقیقی مصداق آیۂ رحمت امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں کوئی اور نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے ان تمام امور کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے وجود میں ایسے رنگ میں پورا کر دیا ہے۔ کہ جس کا کوئی دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا۔ بشرطیکہ قلب سلیم سے وہ ان تمام باتوں پر غور کرے۔ کسی انسان کا کام نہیں کہ وہ خدا کی بتائی ہوئی باتوں کو اپنے اوپر چسپاں کرے۔ جب تک کہ خود اس کا وجود اس بات پر گواہی نہ دے۔ کہ فی الحقیقت وہ آنے والا جس کی خبر اس پیشگوئی میں دی گئی ہے۔ میرا ہی وجود ہے۔ پس سب سے بڑا ثبوت اس شخص کی صداقت کا اور کسی پیشگوئی کے مورد ہونے کا یہی ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس کے ساتھ ہو۔ سو خدا تعالیٰ کا فعل اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ واقعی مصلح موعود حضرت محمود ہی ہیں:

ایک اور نشان

ایک اور بڑا نشان جو حضرت فضل عمر کے مصلح موعود ہونے کے متعلق ان کو حقیقی مصداق اس الہام کا ٹھہراتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد اسی مصلح موعود کی پیدائش کے ساتھ رکھی گئی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اصلاح خلق اللہ کے لئے مامور کیا۔ تو حضور نے اپنی بیعت میں لوگوں کو اس وقت تک داخل نہیں فرمایا۔ جب تک کہ حضور کو بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا۔ لیکن جب حضرت اولوالعزم بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے تو اس وقت حضور نے اعلام الٰہی کی بناء پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے لوگوں سے بیعت لینے کا اعلان فرمایا۔ گویا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد حضرت فضل عمر کی پیدائش پر ڈالی گئی۔ اور حضرت فضل عمر کی پیدائش کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ کیونکہ دونوں کی ابتداء اکٹھی ہوئی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ کے وجود کے ساتھ ایسی نسبت ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں سمجھے جا سکتے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت وہ پیشگوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اپنے تمام نشانوں کے ساتھ پوری ہوئی۔ اسی طرح مصلح موعود کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بتلائی گئی اپنے تمام نشانوں کے ساتھ حضرت محمود مسعود کے مبارک وجود میں پوری ہوئی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کے ساتھ اس جلیل القدر پیشگوئی آمد مسیح کو اعجازی رنگ میں پورا کر کے دکھایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی اس اعجازی رنگ کی پیشگوئی کو آج پورا کر کے دکھا دیا۔ جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں۔ وہ دیکھے۔ اور اس چمکتے ہوئے نشان کا انکار نہ کرے۔ ورنہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیر الزام ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل اور کرم اور احسان ہے کہ اس نے اس عظیم الشان آسمانی نشان کو ہمیں اپنی زندگی میں دکھلا دیا۔ ہمارے آقا اور امام حضرت مسیح موعود نے جس طرح ۱۸۸۶ء میں اس مبارک موعود کی پیدائش کی منادی فرما دی تھی۔ اسی طرح آج ہم بھی اس کے ظہور کی منادی کر رہے ہیں۔ تمام سعید

انتخاب عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق اعلان

اخبار الفضل مجریہ ۳ مارچ میں جو قواعد عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کے انتخاب کے بارہ میں شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں فقرہ ۱۵ کے ماتحت صلا پر یہ قاعدہ درج ہے کہ:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے کہ کوئی شخص جو اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر نہیں ہے کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔"

اس قاعدہ کی تشریح میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اصل ارشاد بھی اخبار الفضل مجریہ ۱۱ مارچ کے صلا پر شائع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے تمام جماعت ہائے احمدیہ کو اس اعلان کے ذریعہ سے بارہ تاکید کی جاتی ہے کہ ہر ایک دوست جو کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو۔ اس کے نام کے سامنے لازماً اس کی عمر درج ہونی چاہیئے۔ نیز یہ کہ آیا وہ مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے یا انصار اللہ کا۔ اس کے بغیر کوئی انتخاب قابل منظوری نہیں ہوگا۔

نوٹ:۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ صرف اس شخص کو اپنا رکن سمجھتی ہے۔ جس کا فارم رکنیت پر ہو کر مجلس مرکزیہ کے دفتر میں پہنچ چکا ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

احمدیہ کمپنی ۸/۱۵ و ۱/۱۵ کے لئے بھرتی کی فوری ضرورت

تمام احباب جماعت سے امداد کی درخواست

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جن زوردار الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب کو موجودہ جنگ میں امداد دینے کی طرف توجہ دلائی وہ احباب کو یاد ہوں گے۔ بوقت تقریر جلسہ میں ملٹری آفیسر بھی موجود تھے۔ حضور کی تقریر سے غایت درجہ متاثر ہو کر ان میں سے ایک ذمہ دار افسر نے فوج کے حکام بالا کو تحریک کی کہ حضور کی تقریر اس قدر مؤثر پیرایہ میں تھی کہ کمپنیوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بہترین موقع یہی ہے کہ حضور کی تقریر سے جو اثر پیدا ہوا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ اسی تحریک پر افسران بھرتی نے مرکز سے خط و کتابت کی۔ اور خود بھی بڑے شوق سے قادیان دیکھنے کے لئے آئے۔ انہیں یہ قوی امید ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنے پیارے امام کی ان خواہشات کو بہت جلد پورا کرنے کے لئے لبیک کہے گا

میں سابقہ تحریکوں میں بتا چکا ہوں کہ ہمیں اس وقت دونوں کمپنیوں کی کمی پورا کرنے کے لئے ایکصد نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے۔ جسے اگر نہ پورا کیا گیا تو اس کے نتائج واضح ہیں نہ صرف یہ کہ اپنی بنی بنائی کمپنیوں کو ہم اپنے ہاتھوں توڑنے والے ہوں گے۔ بلکہ خود اپنے جماعتی وقار کو بھی صدمہ پہنچائیں گے۔ میں مقامی کارکنوں کو اس طرف بار بار توجہ دلا چکا ہوں اور اب ہر دوست سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ مقامی کارکنوں کے ساتھ اس ضرورت کے پورا کرنے میں ان کے ساتھ تعاون کرے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

درخواست دعاء

احباب کرام بزرگان دین کی خدمت میں التماس ہے کہ ازراہ کرم برادرم منصور احمد سلمہٗ کے ایم۔ اے کے امتحان میں ہمشیرگان خدیجہ خاتون کے ایف اے میں اور فاطمہ خاتون کے میٹرک کے امتحانات میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کیلئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے میرے مقاصد و ارادوں میں اپنی نصرت و تائید کے ساتھ کامیاب کرے

(خاکسار زینت آرا بنت سیٹھ خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ)

جلسہ کے التوا کا اعلان

مقامی جماعت کی درخواست پر گھوڑیواہ کا جلسہ ۱۶ مارچ کو نہیں ہو سکے گا۔ احباب مطلع رہیں۔ دوسری تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

(انچارج مقامی تبلیغ)

حضرت خلیفہ اول کا ایک فیصلہ کن ارشاد

اے احباب غیر مبائعین

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے مکمل درس کے بعد از سر نو درس دیتے ہوئے آیت یقتلون النبیین (بقرہ) کی تفسیر کے ضمن میں فرمایا۔

"ان الفاظ کو الفاظ خاتم النبیین کے ساتھ ملا کر دیکھنا چاہیئے۔ ہر دو جگہ النبیین ہے۔ اگر اس سے مراد سارے نبی ہیں۔ تو پھر معلوم ہوا۔ کہ بنی اسرائیل نے سارے جہاں کے نبیوں کو قتل کر دیا تھا۔ کوئی باقی نہ رہا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اسی طرح خاتم النبیین سے بھی سارے نبی مراد نہیں۔ بلکہ صاحب شریعت نبی جو قیامت تک اور نہ ہو گا۔

"اس زمانہ کے مسلمان بھی ایک نبی اللہ کے قتل کے مجرم ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی۔ اور ان پر اور ان کے ساتھیوں پر قتل کا فتوے لگایا۔ اگرچہ وہ اس امر پر قادر نہ ہو سکے۔ مگر اپنی طرف سے کمی نہ کی۔ خون کے مقدمات بھی بنائے۔ اور جو لوگ ان مکفر مولویوں سے اپنی بیزاری اور علیحدگی علانیہ نہیں کر لیتے۔ وہ انہیں کے ساتھ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا معاملہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ عذاب کے وقت جب کوئی بستی غرق ہوتی ہے۔ جو نیک بدوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ وہ بھی بدوں کے ساتھ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں"۔ (درس دوم ص۱۲ مطبوعہ بدر ۲۴ر ستمبر ۱۹۱۰ء)

یہ حوالہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس کا ایک ایک لفظ نہ صرف مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت عیاں کرتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے نبوت پر بھی کافی روشنی ڈالتا ہے۔ ہمارے غیر مبائع احباب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا صریح ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی مقام نبوت پر غور کرنے کے علاوہ مسئلہ کفر و اسلام کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔

دوست محمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

اچھوت اقوام پر رحم کی اپیل

ہندوستان کے باہر کوئی ایسی قوم آباد نہیں ہے۔ جو گندگی اور پاخانہ اٹھانے کا کام کرتی ہو۔ ان ممالک میں آٹھ نو فٹ گہرا تین چار فٹ چوڑا گڑھا کھود کر اسکے اوپر پاخانہ کرنے کے لئے جگہ بنا دی جاتی ہے۔ اور یہ طریقہ ہماری بعض احمدیہ اسٹیٹ میں اور دیگر ممکن جگہوں میں بھی رائج ہے۔ اس طریقہ کو آہستہ آہستہ قادیان میں اور دیگر ممکن جگہوں میں بھی رواج دیا جائے۔ تو یہ ایک انسانی مخلوق پر بہت بڑا رحم ہو گا۔ پھر جماعت احمدیہ دعوے کے ساتھ یہ امر تمام ہندوؤں اور ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔ کہ ہندوستان میں صرف ہماری ہی جماعت اس معاملہ میں منفرد ہے جس نے عملاً اچھوت اقوام پر رحم کرتے ہوئے ان کو اس گندے کام سے آزاد کیا۔ اور قعر مذلت سے نکالا ہے۔ اس وقت جو اچھوت اقوام سے مسلمان ہوتا ہے۔ چونکہ وہ یہ گندہ کام کرتا رہتا ہے۔ اور دن رات یہ کام کرنے کی وجہ سے اس کے کپڑے بدبودار رہتے ہیں۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ دن میں دو تین دفعہ غسل کرے۔ اور کپڑے تبدیل کرے۔ لہٰذا جس وقت وہ بدبودار کپڑوں کے ساتھ مسجد میں آئے۔ یا دیگر اوقات میں عام مسلمانوں سے میل جول رکھے۔ تو ایک عام قدرتی نفرت قائم رہتی ہے۔ اور جب تک ان سے یہ گندہ کام چھڑایا نہ جائے گا۔ وہ حقیقی طور پر مسلمان ہو کر خدا تعالےٰ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور ان کا لفظی مسلمان ہونا ان کی عملی زندگی میں کوئی تغیر پیدا نہ کر سکے گا۔ کیونکہ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کے ماتحت ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ روحانی اور جسمانی طور پر پاک ہو۔

اسلام نے جو مساوات کی تعلیم دی ہے۔ اس کا نظارہ اسلامی ممالک میں تو نظر آتا ہے مگر ہندوستان میں نہیں۔ کیونکہ ہندوؤں میں جو چار ورن کی تقسیم ہے مسلمان بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور جب بھی کوئی اچھوت مسلمان ہوا۔ اسے مسلمانوں کی جماعت میں شامل تو کر لیا گیا۔ مگر مساوات کا سلوک نہ کیا۔ مگر ان کا نام مسلی وغیرہ رکھ کر نفرت کی ایک خلیج حائل کر دی گئی۔ لہٰذا ہم پر فرض ہے۔ کہ بہت جلد اچھوت اقوام پر رحم کرتے ہوئے ان کو عملاً اس گندے کام سے آزاد کیا جائے۔ تاکہ جب وہ مسلمان ہوں۔ تو حقیقی طور پر مسلمان ہوں۔ اور انسانی اور اسلامی مساوات حاصل کر سکیں ؎ خاکسار:- عطاء اللہ احمدی

احمدی مبلغین کا وفد ریاست جام نگر (کاٹھیاواڑ) میں

حُسن سلوک

ہمارا وفد دوارکا سے واپس ہو کر جام نگر اسٹیٹ میں جو کاٹھیاواڑ کی ایک مشہور ہندو ریاست ہے پہنچا۔ ہم شہر میں دعا کر کے داخل ہوئے۔ لوگوں سے ملاقات کر کے یہاں کے حالات دریافت کئے۔ سب سے پہلے جامع مسجد میں گئے اور بعض مسلمانوں سے گفتگو کی۔ اور سلسلہ کے متعلق ان کو واقفیت بہم پہنچائی۔ بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ شہر کے قاضی صاحب سے بھی ملاقات کی۔ آپ با اخلاق آدمی ہیں۔ سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کر کے دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان کو لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ دوسرے دن دس بجے دفتر میں دیوان صاحب نے ملاقات کا شرف بخشا۔ آپ پارسی ہیں اور معمر آدمی ہیں۔ آپ نے بشاشت سے ملاقات کی۔ اور ہمارے آنے کا مقصد دریافت کیا۔ مولوی عبد المالک صاحب نے انگریزی میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور نظام مختصراً بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب پیغام صلح انگریزی کے بعض حصص پڑھ کر سنائے۔ خاکسار نے گیتا کے شلوک پڑھ کر بتایا کہ حضرت کرشن قادیانی اس زمانہ کے اوتار ہیں۔ وہ سنسکرت کے شلوک سن کر بہت متعجب ہوئے۔ انکی خواہش پر تفصیل سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی۔ خاکسار سے وید منتر سن کر آپ نے نائب دیوان صاحب کو بلایا۔ اور انہوں نے بھی دلچسپی سے گفتگو کی۔ جب رخصت لیکر ہم جانے لگے۔ تو دیوان صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ لوگ ہمارے مہمان ہیں۔ اور نائب دیوان صاحب نے فون کے ذریعہ اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ہمارے قیام کا انتظام فرما دیا۔ اور ریاست کی طرف سے ایک کار نقل و حرکت کے لئے مقرر کر دی۔

حکام سے ملاقاتیں

سہ پہر کو ہم مہاراجہ صاحب بہادر کے بھائی سے ملنے گئے۔ چونکہ مہاراجہ صاحب بیمار تھے۔ اور آپ ان کو دیکھنے کے لئے محل تشریف لے جا رہے تھے۔ اس لئے مختصراً آپ سے گفتگو ہوئی تاہم آپ نے وعدہ فرمایا کہ میں آپ کے سلسلہ کا لٹریچر پڑھوں گی۔ مہاراجہ صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری سے ہم ملے۔ آپ بہت اخلاص سے ملے۔ اور تفصیلی طور پر جماعت کی بابت معلومات حاصل کیں۔ آپ نے فرمایا۔ آپ لوگ کسی دوسرے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو آپ کی ملاقات مہاراجہ صاحب سے کرا دوں گا۔ کیونکہ انکو مذہبی باتوں سے بہت دلچسپی ہے۔ آج کل تو بیماری کی وجہ سے ان کی ملاقاتیں طبی ہدایات کے ماتحت بند ہیں۔ جام نگر اسٹیٹ ریلوے کے افسر اعلیٰ سے بھی دیوان صاحب کے بنگلہ پر ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کئی انگریزی ترجمہ قرآن کریم پڑھے ہوئے تھے۔ ہم سے دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آپ نے بہت سے سوالات پوچھے۔ نیز حضرت اقدس کی سوانح حیات پڑھنے کا شوق ظاہر کیا۔

اس کے علاوہ ہم نے شہر کے امام مسجد صاحب سے ملاقات کی۔ وہ ریاست کی کار میں ہم کو آتا دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور بہت تپاک سے ملے۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے جب ان سے سلسلہ کے متعلق گفتگو شروع کی۔ تو عدیم الفرصتی کا عذر کیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ہی سلسلہ گفتگو بند کر دیا۔ ان کو بھی سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

پھر ہم ایورویدک کالج کے پرنسپل صاحب سے جو ریاست کے سب سے بڑے ڈاکٹر ہیں ملے۔

اور اڑھائی گھنٹہ تک آپ سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ آپ نے ہمارے پتے نوٹ کئے اور فرمایا کہ میں آئندہ بھی آپ سے اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرتا رہوں گا۔ ہم نے دفتر دعوۃ و تبلیغ کا پتہ نوٹ کرا دیا۔ شہر کے معزز مسلمان تجار اور وکلاء و حکام سے بھی ہم نے ملاقاتیں کیں۔ اور خدا کے فضل سے بہت عمدگی سے ان کو سلسلہ کے متعلق آگاہ کیا۔ اور جماعت کے عقائد اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ ریاست کے گیسٹ ہاؤس میں بعض دیگر معزز مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔ اور ان کو پیغام حق پہنچایا اور اکثر کھانے کے اوقات پر اور اس کے بعد دیر تک گفتگو کا موقعہ ملتا رہا۔ سید ذکریا داؤد صاحب جو میمن ہیں۔ اور بمبئی کے تاجر ہیں۔ ریاست میں کسی کام کے سلسلہ میں آئے تھے۔ ان سے ملاقات ہوئی مولوی عبد المالک صاحب سے بہت دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ آپ نے سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق ظاہر کیا ہے۔ اور دیوان صاحب دوبارہ ہم ملاقات کے لئے گئے۔ آپ نے ہمارے کارڈ دیکھ کر فوراً بلالیا۔ اور فرمایا مجھے آپ سے مل کر روحانی باتیں سننے کا مزہ آتا ہے۔ میں نے اور لوگوں کو اسی لئے رخصت کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ رؤیا و کشوف جو پورے ہو چکے ہیں ان کو سنائے گئے۔ تو بہت خوش ہوئے۔ ہم نے بتایا۔ کہ آپ حضرت صاحب کو دعا کے لئے خط لکھیں۔ حضور آپ کے لئے دعا کریں گے۔ انہوں نے پتہ نوٹ کر لیا۔ اور فرمایا میں ایسے روحانی انسان کو ضرور خط لکھوں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات کے ذکر میں ہم نے اس خط کا بھی ذکر کیا۔ جو آپ نے فرخ بن شعشان کے نام تحریر فرمایا تھا۔ اور بتایا کہ یہ ایک پارسی صاحب کے پاس ہے۔ تو بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا یہ لوگ ان بزرگوں کے متعلق ناراضگی سے غلط باتیں منسوب کر دیتے ہیں۔ صداقت اپنا اثر رکھتی ہے۔ اور وہ کبھی نہ کبھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ممکن ہوا تو آپ کو مہاراجہ صاحب کی صحت یابی کے بعد کسی نہ کسی موقعہ پر بلاؤنگا۔ خدا کے فضل سے ہم دو تین روز جام نگر رہے۔ اور اس عرصہ میں ہم کو اعلائے کلمہ حق کا بہت کافی موقعہ ملا۔ اور ایک وسیع حلقہ تک ہندو مسلم اصحاب میں ہم نے احمدیت کے عقائد کو پہنچایا۔ اکثر لوگوں کو لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ اور پتے نوٹ کئے۔ مہاشہ محمد عمر

مضمون نگار خدام انعامی مقابلہ میں شامل ہوں

خدام الاحمدیہ میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق مضمون نویسی کا شوق اور مہارت پیدا کرنے کے لئے شعبہ تعلیم کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے کہ "اسلامی آداب" کے موضوع پر ایک انعامی مقابلہ کرایا جائے۔ یہ انعام اول و دوم رہنے والے مضمون نگاروں میں تقسیم کیا جائے۔ صاحب مضمون کا رکن مجلس خدام الاحمدیہ ہونا ضروری ہے۔ مضمون دفتر مرکزیہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۷ر مارچ ۱۹۴۳ء ہے۔ نتیجہ کا اعلان انشاء اللہ یکم اپریل ۱۹۴۳ء کو کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ خدام اس دلچسپ موضوع پر پوری تحقیق اور شوق سے مضمون لکھیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقابلہ میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں قرآن و احادیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے کرام کا خاص طور پر مطالعہ فرمائیں گے۔ مضمون فلسکیپ سائز کے دس صفحہ کے قریب ہونا چاہیئے۔

نمبر ۶۳ جلد ۳۲ — ضمیمہ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۴۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

خدام ساتویں سال میں

نیا سال ——— اور ——— نیا عزم

مجلس خدام الاحمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی زندگی کے چھ سال ختم کر کے ساتویں سال میں قدم رکھ رہی ہے۔ ترقی کرنے والی قومیں اور ان کی ہر ایک اندرونی تنظیم پر ہر نیا دن ان کی ترقی کے لئے ایک نیا باب کھولتا ہے۔ ہر صبح اپنے طلوع کے ساتھ اس کی کامیابی پر ایک نیا عنوان باندھتی ہے۔ احمدیت جس کی ترقی اور کامیابی یقینی ہے اس کا اور اس کی اندرونی تنظیم کا ہر آئندہ قدم ترقی کی اس شاہراہ پر پڑنا ضروری ہے۔ جس پر چل کر اس نے اسلام کے غلبہ کے انتہائی مقصود پر پہنچنا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد "**خدام الاحمدیہ جیسی جماعت کا وجود ایک نہایت ہی اہم کام ہے**" کے ماتحت نوجوانوں کی تنظیم کی غرض سے سلسلہ میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر قدم استوار تر ہو۔ جو اس کو ترقی اور بلندی کی طرف لے جا رہا ہو۔ نہ کہ تنزل اور پستی کی طرف۔ اس کا ہر سانس اس کی زندگی کا سانس ہو، نہ کہ موت کا۔

مجلس اپنے قیام کے گزشتہ چھ سال میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک حوصلہ افزا استحکام حاصل کر چکی ہے۔ مگر اس کے باوجود ہمیں افسوس کے ساتھ اس اظہار کے لئے جرأت کرنی ہے کہ مجلس گزشتہ سال میں اس قدر سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل نہیں رہی۔ جس کے ساتھ وہ اپنے متوقع معیار پر پوری اتر سکے۔ جس کی بعض ناگزیر وجوہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو نہ صرف اس کی تلافی بلکہ اس احساس کو، ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے انتہائی طور پر مفید بنانے کی توفیق کا باعث بنائے وباللّٰہ التوفیق

مجلس کا ساتواں سال

شروع ہو رہا ہے۔ سات کا عدد خود تکمیل کو چاہتا ہے۔ جو مجلس کے مکمل استحکام اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے شگون نیک ہے۔ انشاء اللہ ہمیں اس سال کے دوران میں بہت کچھ کرنا ہے۔ گزشتہ کی تلافی ہی نہیں۔ بلکہ مجلس آج جس ربانی انکشاف کے ساتھ ذمہ داریوں کے نئے دور میں قدم رکھ رہی ہے۔ ان سب کو ہم نے ادا کرنا ہے۔ آج ایک بہت بڑا بوجھ ہمارے کندھوں پر بار ہو رہا ہے۔ جس سے ہم نے سبکدوش ہونا ہے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے

متحدہ عزم ——— متحدہ ارادہ ——— اور متحدہ کوشش ——— کے لئے ——— نئے جوش ——— نئے ولولے ——— اور نئی روح

کے ساتھ میدان عمل میں سرگرم عمل نظر آئیں۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا جب تک ہم میں سے

ہر خادم

اس ذمہ داری کے لئے پوری طرح حساس نہ ہو۔ اور اس کو ادا کرنے کے لئے اپنے اندر ایک اُمنگ نہ رکھتا ہو۔

آؤ! ہم خدام اپنی زندگیوں کے ان جوان لمحات کو اس مقدس مہم اور مقدس مقصود کے حاصل کرنے میں صرف کر دیں۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہوں۔ اور خدا کرے ہم اس میں کامیاب ہوں تو اس حاصل سے بڑھ کر ہمیں اور کسی حاصل کی ضرورت نہیں۔ اور اس خوشی سے بڑھکر ہماری اور کوئی خوشی نہیں۔ کہ اس میں ہمارے پیارے آقا کی خوشی ہے۔ اور اس کی خوشی خدا کی خوشی ہے۔ اور جب ہمارا خدا ہم سے خوش ہوا۔ تو وہ ہماری انتہائی خوشی ہے۔

اے خدا! سب توفیقات تجھ ہی سے ہیں۔

خاکسار:- ملک عطاء الرحمٰن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(ضیاء الاسلام پریس قادیان)

ہمارا کام

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقدس ہاتھوں عمل میں لایا گیا ہے۔ اور اس کا کام حضور ہی کی ہدایات اور رہنمائی میں مختلف عنوانات کے ماتحت مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مجلس کے قیام کی غرض اور اس کے کام کی نوعیت مجلس کے نام سے ظاہر ہے۔ ہم جو احمدیت کے خادم ہیں۔ ہمیں درحقیقت اسلام کی حقیقی تعلیم سے خود آگاہ ہونا ہے۔ اور ساری دنیا کو آگاہ کرنا ہے۔ اسلامی اخلاق خود اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ اور ساری دنیا میں ان اخلاق کو رائج کرنا ہے۔ صحیح اسلامی رنگ میں خود رنگین ہونا اور ساری دنیا پر اس رنگ کو چڑھانا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ہم نے کیا کچھ کرنا ہے۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے آج کی اس اشاعت کے ذریعہ تمام ماتحت مجالس اور خدام کی خدمت میں ان کے کام کا اجمالی نقشہ پیش ہے۔ امید ہے مجالس اور خدام بحیثیت مجموعی وانفرادی علی الترتیب ان تمام کاموں میں حصہ لیں گے اور مجلس کے لائحہ عمل اور پروگرام پر پوری طرح کاربند ہوں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ (خاکسار معتمد)

خدمت خلق

چند ضروری امور:- خدام الاحمدیہ کا نام ہی بتاتا ہے کہ اس مجلس کے قیام کے اغراض میں سب سے بڑا مقصد خدمت خلق ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "خدمت خلق کے کام میں جہاں تک ہو سکے وسعت اختیار کرنی چاہیئے ...... اگر خدا ہمیں توفیق دے تو ہمیں [illegible] کی خدمت کرنی چاہیئے۔"

[illegible] مقصد کے پیش نظر مجالس کو بحیثیت مجموعی ہر خادم کو انفرادی طور پر خدمت خلق سے متعلق حسب ذیل امور کو بالخصوص ملحوظ رکھنا ضروری ہے:- (۱) غربا اور مساکین کی مدد (۲) بیماروں کی تیمارداری (۳) بیواؤں کی خبرگیری (۴) جن گھروں میں سودا سلف نہ لانے والا ہو ان کو سودا سلف لا کر دینا (۵) انسداد بیکاری (۶) حفظان صحت کا خیال (گلی کوچوں اور مکانوں کے اردگرد کو صاف رکھنے کی کوشش)

محمد صدیق مہتمم خدمت خلق

وقار عمل

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشادات "ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ عام کام جن کو عام طور پر برا سمجھا جاتا ہے ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے مثلاً مٹی ڈھونا یا ٹوکری اٹھانا یا کہی چلانا"

حضور کے ارشادات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے وقار عمل جاری کیا ہوا ہے۔ جس میں رستوں کی صفائی۔ نالیوں کی صفائی۔ گڑھوں کو پُر کرنا وغیرہ خدمات شامل ہیں۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ مرکز کی جاری کردہ ہدایات کے ماتحت باقاعدگی اور استقلال کے ساتھ روزانہ نصف گھنٹہ وقار عمل جاری رکھیں۔ اور اس سلسلہ میں نمایاں اور مفید کام کرنے کی کوشش کریں

ظہور احمد مہتمم وقار عمل

شعبہ مال

تین ضروری امور:- (۱) اپنی مجلس کا بجٹ فوری طور پر ارسال فرمائیں۔ اور اس کے مطابق اپنی مجلس کا ماہانہ چندہ باقاعدگی کے ساتھ ارسال فرمائیں

(۲) اپنی جماعت میں تحریک کر کے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے عطایا حاصل کریں۔ تاکہ مجلس خدام الاحمدیہ آسانی کے ساتھ اپنے کام کو پھیلا سکے۔ اور ایسی تمام رقوم دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں

(۳) مجلس خدام الاحمدیہ اپنا دفتر تعمیر کرا رہی ہے جس کا ایک حصہ تعمیر ہو چکا ہے۔ عمارت کے باقی حصے کی تکمیل کے لئے عطایا وصول کر کے بھجوائیں۔ جو دوست اس مد میں پچاس روپے یا اس سے زائد رقم دیں گے ان کے نام بطور یادگار عمارت پر کندہ کئے جائیں گے۔

مرزا منور احمد مہتمم مال

شعبہ تجنید

"میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی۔ اب پھر جماعتوں کے پریزیڈنٹوں۔ سکرٹریوں اور دوسرے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ..... **نوجوانوں کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں**۔ اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس میں داخل کریں۔"

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت ضروری ہے کہ جہاں مجلس قائم نہیں ہے وہاں جلد سے جلد قائم کی جائے۔ جہاں پہلے سے موجود ہے وہاں یہ کوشش ہو کہ کوئی نوجوان اس "اسلامی فوج" سے باہر نہ رہ جائے

(حافظ) قدرت اللہ مہتمم تجنید۔

ایثار و استقلال

"خدام الاحمدیہ" عارضی اور وقتی تحریک نہیں۔ بلکہ **"ایک مستقل تربیتی نظام"** ہے۔ جس کا لائحہ عمل نوجوانوں میں قومی اور عملی روح کو بیدار رکھنا قوت عمل پیدا کرنا۔ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا۔ ان میں اطاعت اور خدمت خلق کی عادت ڈالنا۔ اور ان کی جسمانی اور ذہنی قوتوں کو بڑھانا ہے پس تمام قائدین و زعماء مجالس کا فرض ہے کہ وہ اس مفید ترین تنظیم میں شامل ہونے والے ہر خادم میں ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنے اور استقلال و مداومت کے ساتھ جملہ شعبہ جات خدام الاحمدیہ کے کاموں میں دلچسپی لینے کی عادت ڈالیں اور باقاعدگی کے ساتھ اپنی مجلس کی مساعی سے مرکز کو آگاہ کرتے رہا کریں۔

ناصر الدین محمود مہتمم ایثار و استقلال

شعبہ تعلیم

سات نہایت ضروری امور:- (۱) سال ہفتم کا پہلا امتحان ۲۳ ر شہادت (اپریل) کو ہوگا جس کا نصاب اخلاق احمد و شمائل احمد کا مجموعہ مقرر ہے۔ تمام خدام کو اس امتحان میں شمولیت کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

(۲) دوسرا امتحان انشاء اللہ جولائی (وفا) میں ہوگا جس کے لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم تقریر "نظام نو" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے اس کتاب کی طبع ثانی انشاء اللہ جلد چھپ جائے گی۔ اپنی جلد دفتر خدام الاحمدیہ کی معرفت ابھی سے محفوظ کرا لیں۔

(۳) ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ ہر رنگ میں احمدیت کا مکمل مبلغ ہو۔ اس سلسلے میں تحریر و تقریر کی مہارت ضروری ہے۔ جس کے لئے شعبۂ تعلیم کے زیر اہتمام انصار سلطان القلم اور [illegible] مشاغل کام کرتی ہیں۔ ہر مجلس کو اس طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

(۴) انصار سلطان القلم کے ماتحت ایک نہایت دلچسپ انعامی مقابلہ تجویز کیا گیا ہے۔ یعنی جو خدام "اسلامی آداب" کے موضوع پر قریباً دس صفحے فلسکیپ کا جامع مضمون لکھیں گے ان میں سے اول دوم کو مجلس مرکزیہ کی طرف سے انعام پیش کئے جائیں گے

(۵) ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ لکھنا پڑھنا سیکھے پھر ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ ہر احمدی کو لکھنا پڑھنا سکھلانے کی مہم میں حصہ لے۔ آپ کی مجلس اس سلسلہ میں کیا کر رہی ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس کے بغیر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خزائن علوم کو صحیح طور پر نہیں پھیلا سکتے۔

(۶) سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کو ترجمۃ القرآن سیکھنے کی طرف خاص طور پر توجہ کی ہے۔ کیا آپ ترجمہ جانتے ہیں؟ اگر نہیں تو جلد سیکھئے اس سلسلے میں اگر کسی مجلس کو استاد کی ضرورت ہو تو شعبۂ تعلیم سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

(۷) زیادہ سے زیادہ قرآن حفظ کریں۔ زیادہ سے زیادہ احادیث کو زبانی یاد کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اور پھر اس پر عمل کریں اور کرائیں۔ سچا احمدی بننے اور احمدیت کی صحیح اشاعت کے لئے یہ امور نہایت ہی ضروری ہیں۔

مہتمم تعلیم

تنفیذ

سزا ایک رحمت کا خزانہ ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"محبت بے شک پہلی چیز ہے جو ذہانت پیدا کرتی ہے مگر دوسرا حصہ ذہانت کا سزا سے مکمل ہوتا ہے۔" پھر حضور فرماتے ہیں:- "یورپین لوگوں میں ذہانت کی ترقی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مجرم کو سزا دینے میں سخت سنگدل ہوتے ہیں۔" پھر حضور فرماتے ہیں:- "ہمارے ملک میں عام طور پر یہ خیال کرتے ہیں کہ سزا دینا ایک ظلم ہے۔ اور جن لوگوں سے غلطی ہوتی ہے خصوصاً جبکہ وہ اعزازی کارکن ہوں وہ اور ان کے دوست خیال کرتے ہیں کہ ایسے موقع پر صرف اظہار ندامت کافی ہونا چاہیئے"

حضور کے ان ارشادات کے پیش نظر اگر کسی قصور پر ہمارے لئے کوئی سزا تجویز کی جائے۔ تو ہمیں اسے بخوشی قبول کرنا چاہیئے کہ سزا ایک بہت بڑے فائدے کی چیز ہے۔ سزا بنی نوع انسان کے لئے ایک رحمت کا خزانہ ہے۔ سزا ایک بہت بڑا ذریعہ اصلاح ہے۔ مجلس مرکزیہ نے خدام کے لئے بعض ذرائع اصلاح کو مرتب کر کے شائع کیا ہے جو دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

غلام یٰسین مہتمم تنفیذ

ہمارا فرض:- "نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی

کام کی رپورٹ

تمام قائدین اور زعماء کرام کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی مجالس کے کام کی مکمل رپورٹ دفتر مرکزیہ میں ماہ بماہ ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ مرکز ان کے کام کی نگرانی کر سکے۔ اور کام کا جائزہ لیتے ہوئے مفید رہنمائی کر سکے **کام کی رپورٹ ویسی ہی اہم ہے جیسا کہ کام**۔ قائدین و زعماء کرام رپورٹوں کی ترسیل میں پوری پابندی اور التزام فرمائیں۔

(خاکسار:- معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۲۸ ۷ منکہ رحمت بی بی زوجہ محمد الدین قوم کھوکھر ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن فتح پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد صرف مبلغ دوصد روپیہ نقد ہے۔ جس میں حق مہر بھی شامل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری زندگی میں کوئی جائیداد ہوئی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا حصہ موعودہ نہ ادا کرسکی۔ تو میرے ورثاء ادائیگی کے پابند ہوں گے۔ باقی میں خانہ داری کا کام کرتی ہوں۔ جس کی کوئی آمد نہیں ہے
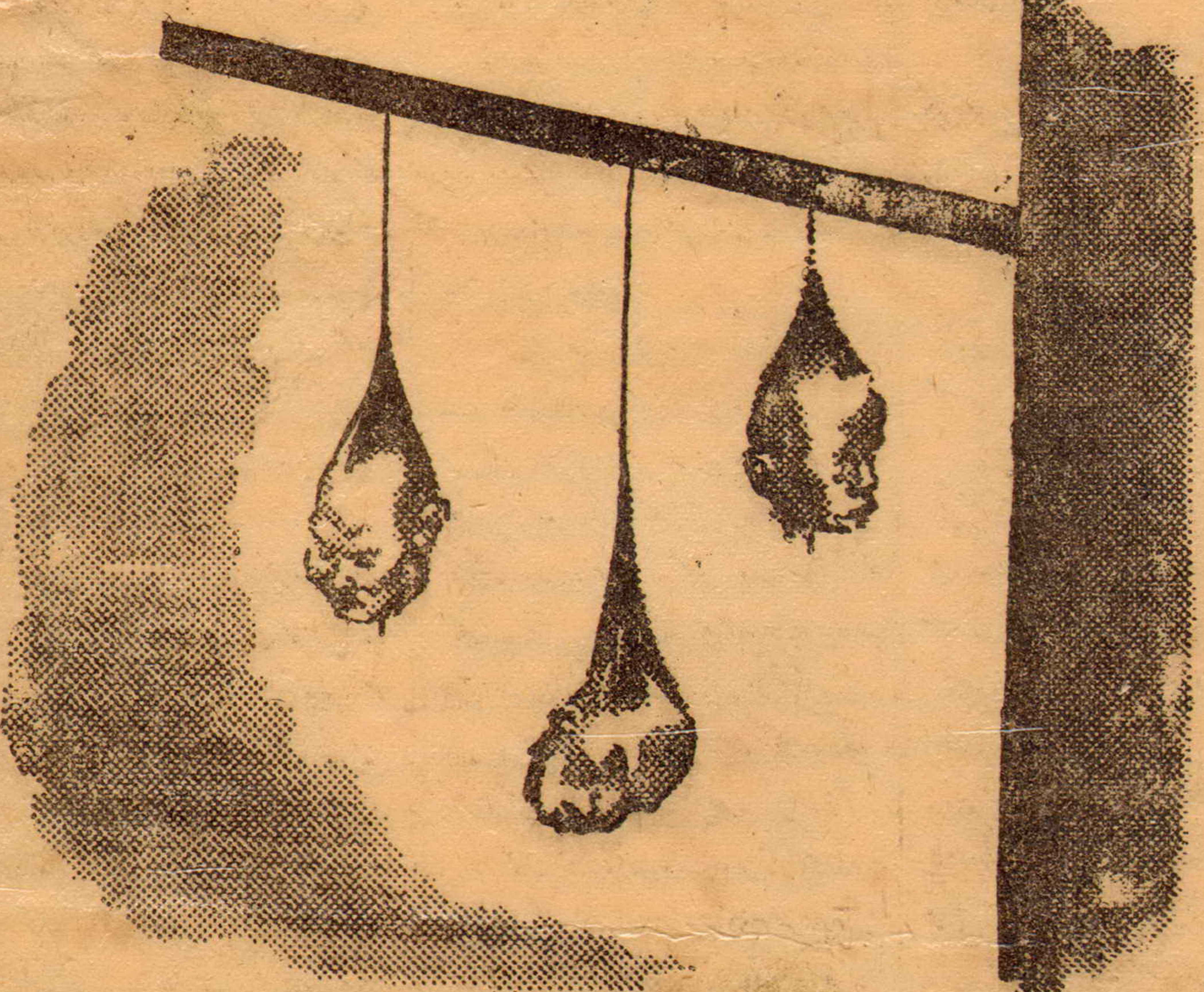
العبد:۔ رحمت بی بی زوجہ محمد الدین مذکور نشان انگوٹھا + کاتب الحروف:۔ مرزا محمد حسین احمدی خطیب جماعت احمدیہ فتح پور براستہ جلال پور ضلع گجرات ۲۹/۱۲/۴۳ گواہ شد:۔ حکیم محمد عبد اللطیف شہید تاجر کتب قادیان +

محکوم ملک کے لئے تین تحفے

جن ملکوں پر جاپانی قابض ہیں وہاں اُن کے مظالم کے واقعے آپ سن چکے ہیں۔ لیجئے اسی کی ایک تازہ مثال اور سنئے شمالی چین کے شہر ہاربن میں تین چینیوں کو بغیر کسی خطا کے سولی دے دی گئی پھر اُن کے دھڑ کاٹ کر پھینک دئے گئے اور سر کئی روز تک سر بازار لٹکتے رہے۔

آپ کو ایسے واقعات ایک نہیں ہزاروں ملیں گے۔ یہ واقعہ جاپانیوں کے محض وقتی جوش و غضب کی مثال نہیں ہے بلکہ اُن کے مستقل دماغی کیفیت کا اظہار کرتا ہے۔ اُن میں خونخواری کے ساتھ چالاکی و مکاری بھی بلا کی ہے جاپانیوں کے دم دلاسے اور پُر فریب وعدوں سے خبردار رہیئے اُن موذیوں کے قول پر نہ جائیے اُن کے فعل کو سامنے رکھئے کیونکہ یہ وحشی قوم ظالم بھی ہے شہوت پرست اور دغا باز بھی۔ اُن کا ایمان ہے کہ اُن کی نسل سب سے اعلیٰ و افضل ہے جسے ظلم ڈھانے کا ہر حق حاصل ہے اور اُسے یہ بھی حق ہے کہ وہ حکومت کرے اور دوسروں کو غلام بنائے۔

ایسی قوم سے ہندوستانیوں کا نباہ نہیں ہو سکتا۔ اُن کا صرف ایک ہی علاج ہے انہیں منہ توڑ جواب دیا جائے۔ ہندوستان اور ساری دنیا کو صرف اسی طرح اُن کے مہلک خطرے سے نجات مل سکتی ہے۔

AAA 574 U

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۴ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ آج چند ایک جاپانی طیاروں نے آسام میں سلچار کے رقبہ پر بمباری کی معمولی نقصان ہوا۔ بعض لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ برطانی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بعض مستثنیات کے ساتھ ایک طرف برطانیہ اور دوسری طرف شمالی آئرلینڈ اور آئر کے مابین فوجی وجوہات کی بناء پر ہر قسم کا سفر فوری طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ میں کام کرنے والے آئرش مزدور بھی واپس آئرلینڈ نہ جاسکیں گے۔ آئرلینڈ جانے والے اشخاص کے پاسپورٹ منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ جرمنی کی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ اینگلو امریکن فوجیں جنکی تعداد پندرہ سو فوجیوں پر مشتمل ہے، نے یوگوسلاویہ میں ڈالمیشیا کے ساحلی رقبہ میں اپنے مورچے قائم کر لئے ہیں۔ اور اس دستے کا کمانڈنگ آفیسر کیپٹن چرچل ہے۔

لاہور ۱۴ مارچ۔ پنڈت مہر چند پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج جالندھر جو ۲۵ سال کے بعد کل ہی ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ آج دل کی حرکت کے یکلخت بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔

کراچی ۱۴ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی کا بجٹ سیشن ختم ہو گیا۔ اسمبلی نے حروں کی سرگرمیوں کو روکنے کے متعلق ایکٹ کی میعاد میں جو آئندہ ماہ ختم ہوتی تھی۔ ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

لائلپور ۱۴ مارچ۔ گندم ۰-۸-۹ تا ۰-۱۱-۹ مکی ۰-۳-۶ گھی ۰-۰-۱۲۰ شکر ۰-۰-۱۰ تا ۰-۱۲-۱۱ گڑ ۰-۰-۸ تا ۰-۸-۹ بنولہ نرما ۰-۰-۸ روپے

لاہور ۱۴ مارچ۔ اخبار ویر بھارت کے چیف ایڈیٹر، ایڈیٹر انچارج، پرنٹر، پبلشر اور نامہ نگار پر ایک غلط خبر شائع کرنے کے الزام میں جو مقدمہ دائر تھا۔ آج اسے گورنمنٹ نے واپس لے لیا۔

دہلی ۱۴ مارچ۔ ایران کا جو کلچرل مشن ہندوستان کا دورہ کر رہا ہے۔ اسکے لیڈر ہز ایکسی لنسی علی اصغر حکمت نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اقبال کو ایران میں بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ وہ محض ایک مقامی شاعر سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کا نام صرف چند ادبی حلقوں تک محدود ہے۔ مگر ٹیگور تمام ملک میں مشہور ہے۔ اور اسے ایک عالمگیر شاعر کی حیثیت حاصل ہے۔

کارڈف ۱۴ مارچ۔ ویلز کی کانوں میں کام کرنے والے ۹۰ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی تھی۔ اب ان میں سے ساٹھ ہزار کام پر واپس آگئے ہیں۔

لاہور ۱۴ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں ۲۴ ضمنی مطالبات زر جو ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ روپیہ کے تھے۔ یکے بعد دیگرے پاس ہو گئے۔ پولیس کے متعلق مطالبہ زر میں سردار سوہن سنگھ جوش نے ضلع فیروز پور کی ایڈیشنل سوار پولیس کے خرچ کو حذف کر دینے کی تحریک کی سردار صاحب نے اس بات پر زور دیا۔ کہ اب ضلع فیروز پور میں ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اسلئے سوار پولیس کی ضرورت وہاں نہیں۔ پولیس وہاں کے لوگوں کو تنگ کرتی ہے۔ پیر اکبر علی صاحب اور دیگر ممبروں نے سردار سوہن سنگھ جوش کی تجویز کی تائید کی۔ وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ضلع فیروز پور میں دیگر اضلاع کی نسبت کہیں زیادہ جرائم ہوتے ہیں اور پولیس کی کامیابی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج وہاں ڈکیتیوں میں کمی ہو گئی ہے۔

لاہور ۱۴ مارچ۔ ہولی کے روز بعض ہندوؤں نے گمٹی بازار میں جن تین مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک جو شدید مجروح تھا۔ گذشتہ شب میو ہسپتال میں فوت ہو گیا۔

کنبرا ۱۴ مارچ۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے ایک بیان میں کہا کہ میری حکومت نے آئرلینڈ اور امریکہ کے جھگڑے میں دخل دینے سے انکار کر دیا ہے۔

انقرہ ۱۴ مارچ۔ حکومت رومانیہ کا نمائندہ اتحادیوں سے صلح کی بات چیت کرنے کے لئے یہاں پہنچ گیا ہے۔

امرتسر ۱۴ مارچ۔ کل یہاں شرومنی اکالی دل کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ ماسٹر تارا سنگھ کے دل کے جتھیداری کے عہدہ سے مستعفی ہونے سے خالی شدہ جگہ کے لئے سردار پریتم سنگھ پٹیالہ کو جتھیدار منتخب کیا گیا۔

دہلی ۱۴ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے تخفیف کی دو تحریکیں پیش ہوئیں۔ پہلی میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ہاؤس کے منتخب ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو تحقیقات کرے کہ سرکاری محکموں کے کون کون سے اخراجات کم کئے جاسکتے ہیں۔ یہ تحریک ۴۶ اور ۵۵ آراء کے تناسب سے منظور ہو گئی۔ اس تحریک پر پانچ گھنٹے بحث ہوئی۔ دوسری تحریک یہ تھی۔ کہ حج کے بارہ میں حکومت ہند کی پالیسی کو زیر بحث لایا جائے۔ اس پر بحث جاری تھی کہ اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا۔

دہلی ۱۴ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ برما میں اراکان کے محاذ پر پانچویں ہندوستانی ڈویژن نے دشمن پر جارحانہ حملے شروع کر دیئے ہیں۔ کل اس نے مونگڈاؤ اور بوتھیڈانگ کو ملانیوالی سڑک پر پیشقدمی کی۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ اٹلی کے محاذ پر گشتی سرگرمیاں جاری رہیں۔ بارش اور برف باری کی وجہ سے کوئی بڑی کارروائی نہیں ہو سکی۔ دشمن نے اگلی چوکیوں پر کئی حملے کئے۔ مگر ہندوستانی فوج نے سب کا منہ توڑ جواب دیا۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ برطانی طیاروں نے کل پیرس سے سو میل جنوب مغرب میں دشمن کے ٹھکانوں پر خوفناک حملے کئے۔ جرمنی کے دوسرے ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ صرف تین برطانی طیارے ضائع ہوئے۔

دہلی ۱۴ مارچ۔ کل کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں فوڈ سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ دہلی میں حال ہی میں جو ہون یگیہ ہوا ہے۔ اسمیں ۷ سو من تل۔ ۴۰ من رائی۔ دس من جو ۲۰ من چاول۔ پانچ من کھانڈ۔ پانچ من گھی اور صندل کی لکڑی و خشک میوہ جات چار من خرچ ہوئے ہیں۔

نیپلز ۱۴ مارچ۔ روس اور اٹلی کی شاہی حکومت میں ڈپلومیٹک تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ مارشل بڈوگلیو نے موسیو سٹالین کو اسپر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

ماسکو ۱۴ مارچ۔ اسوقت روسی جنگ کی کیفیت یہ ہے کہ تین روسی فوجیں ایکساتھ یلغار کر رہی ہیں اور ان کے دباؤ سے مجبور ہو کر جرمن بھاگ رہے ہیں۔ اور اسوقت دریائے بگ اور ڈنسٹر تک پہنچ چکے ہیں۔ جرمن پسپائی چار سو میل لمبے محاذ پر جاری ہے۔ جو شمال میں ٹارنوپول اور جنوب میں نکوٹیف تک پھیلا ہوا ہے۔

روسی فوجوں نے بیس جرمن ڈویژن تباہ کر دیئے ہیں۔ پانچ روز کی لڑائی میں ایک لاکھ جرمن سپاہی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ روسیوں نے محاذ کے جنوبی حصے پر زوردار حملے شروع کر دیے ہیں۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ پوپ نے اپنی سالگرہ کی